ISSN(p): 1991-7007
ISSN(e): 2789-4657

اورینٹل کالج میگزین

اپریل - جون ۲۰۲۲ء

مدیرِ اعلیٰ

غلام معین الدین

(معین نظامی)

جلد: ۹۷
شمارہ: ۲

شمارہ مسلسل
۳۶۴

۲۰۲۲ء/۱۴۴۳ھ

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور - پاکستان

مقالہ نگاروں کے لیے ہدایات

اورینٹل کالج میگزین، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور (پاکستان) سے شایع ہونے والا سہ ماہی تحقیقی مجلہ ہے۔ یہ مجلہ ۱۹۲۵ء سے بغیر کسی تعطل کے شایع ہو رہا ہے۔ اس میں مشرقی علوم و آداب کے مختلف پہلوؤں کو محیط تحقیقی مقالے شایع ہوتے ہیں۔ یہ میگزین ہائر ایجو کیشن کمیشن آف پاکستان (HEC) سے منظور شدہ ہے۔ میگزین میں شامل ہر مقالہ منظوری کے لیے تین ماہرین کے پاس رائے کے لیے بھیجا جاتا ہے اور مقالہ نگار کا نام صیغۂ راز میں رکھا جاتا ہے۔ مقالے کی جانچ سے قبل اس کے معیار کو ادارتی کمیٹی پرکھتی ہے۔ ہر مقالہ ایک مقامی اور دو علمی طور پر ترقی یافتہ غیر ملکی ماہرین کو جانچ کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ مقالہ نگار کو ماہرین کی آرا سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اگر ماہرین نے مقالے میں کوئی کمی بیشی تجویز کی ہو تو مقالہ نویس کو ایک مقررہ مدت میں ضروری ترمیم و اضافہ کے ساتھ مقالے کو دوبارہ جمع کرانا ہوتا ہے۔

مقالہ بھیجتے وقت ان امور کا خاص خیال رہے: ا) مقالہ اصلی مواد پر مشتمل ہو یعنی نقل نہ ہو، ب) جن محققین کے کام سے استفادہ کیا گیا ہو، ان کا مکمل حوالہ دیا جائے، ج) میگزین کے لیے جمع کرایا جانے والا مقالہ کہیں اور اشاعت کے لیے نہ بھیجا گیا ہو۔ مقالہ نگار کے لیے میگزین کمیٹی کا تصدیق نامہ پر کرنا ضروری ہے۔ ہائر ایجو کیشن کمیشن کی ہدایت کی روشنی میں مقالہ چربہ سازی/ نقل سے پاک ہونے کی ضمانت پر ہی شایع ہو گا۔

مسودے کی تیاری: میگزین کے لیے اردو میں تحریر کردہ مقالے قبول کیے جاتے ہیں۔ مقالہ فونٹ سائز ۱۴ سنگل سپیس مارجن کا حامل ہونا چاہیے۔ سرورق پر مقالہ نویس کا مکمل نام اور ادارے کا پتا نیز ڈاک کا مکمل پتا مع ای میل اور ٹیلی فون نمبر درج ہونا چاہیے۔ مقالہ نویس کا نام اور پتا فقط ٹائٹل پر ہونا چاہیے۔

تلخیص اور حوالے کا طریقِ کار: تلخیص بہ زبان اُردو اور انگریزی ۱۲۰ تا ۱۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔ تلخیص مقالے کا ایک جامع خلاصہ ہوتی ہے نہ کہ فقط مقالے کے نتائج۔ حوالوں اور کتابیات کے اندراج کے لیے اورینٹل کالج میگزین کا مروجہ طریقہ کار ملحوظ رہے۔ اس کا نمونہ سہولت کے لیے شامل کیا جا رہا ہے۔ حوالے اور کتابیات کے اندراج رومن میں لکھے جائیں گے۔ اس ضمن میں نقل حرفی (Transliteration) کا ضابطہ یہاں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے: http://ocm.pu.edu.pk/website/page/submissions-1

کتاب کا حوالہ:

ا۔ ناصر عباس نیر، ثقافتی شناخت اور استعماری اجارہ داری (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء)، ۱۱۷۔

۲۔ عارف نوشاہی/ محمد اکرام چغتائی،فہرست مخطوطات آزاد(لاہور: پنجاب یونیورسٹی شعبہ اردو، ۲۰۱۰ء)،۲۵۔

۳۔ رجب علی بیگ سرور،فسانہ عجائب،مرتبہ رشید حسن خاں(نئی دہلی:انجمن ترقی اردو،۲۰۰۹ء)،۱۲۵۔

۴۔ انصاراللہ(مرتب)،جامع التذکرہ،جلد سوم(نئی دہلی: قومی کونسل برائے زبان،س ن)،۹۰۔

۵۔ مخمور سعیدی، محمد زمان آزردہ، شین کاف نظام(مرتبین) ڈاکٹر کیول دھیر۔ ادبی سفر کے پچاس برس (دہلی:ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس،۲۰۰۷ء)،۱۲۰۔

۶۔ ڈیوڈہاروے [DAVID HARVEY]، THE NEW IMPERIALISM (اوکسفرڈ،یونیورسٹی پریس،۲۰۰۳ء)،۸۵۔

فہرست مآخذ/کتابیات میں اندراج:

انصاراللہ(مرتب)۔ جامع التذکرہ۔ جلد سوم۔ نئی دہلی: قومی کونسل برائے زبان،س ن۔

رجب علی بیگ سرور۔ فسانہ عجائب۔مرتبہ رشید حسن خاں۔ نئی دہلی:انجمن ترقی اردو،۲۰۰۹ء۔

ڈیوڈہاروے [DAVID HARVEY]۔ THE NEW IMPERIALISM۔ اوکسفرڈ،یونیورسٹی پریس،۲۰۰۳ء۔

مخمور سعیدی، محمد زمان آزردہ، شین کاف نظام(مرتبین)۔ ڈاکٹرکیول دھیر۔ ادبی سفر کے پچاس برس۔دہلی:ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس،۲۰۰۷ء۔

ناصر عباس نیر۔ ثقافتی شناخت اور استعماری اجارہ داری ۔لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء۔

نوشاہی،عارف/چغتائی، محمد اکرام۔ فہرست مخطوطات آزاد ۔لاہور: پنجاب یونیورسٹی شعبہ اردو، ۲۰۱۰ء۔

مضمون کا حوالہ:

۱۔ امجد علی شاکر، ''مسدس حالی اور اقبال''، مشمولہ بازیافت، شمارہ ۲۸ (لاہور: جنوری۔جون ۲۰۱۶ء)،۵۷۔

۲۔ خورشید رضوی،''یادیں انتظار صاحب کی''، مشمولہ مخزن،شمارہ ۳۲(لاہور:۲۰۱۶ء)،۱۰۔

فہرستِ مآخذ/کتابیات میں اندراج:

رضوی، خورشید۔ ''یادیں انتظار صاحب کی''، مشمولہ مخزن۔ شمارہ ۳۲۔ لاہور: ۲۰۱۶ء۔ صفحات کا شمار۔

شاکر، امجد علی۔ ''مسدس حالی اور اقبال''، مشمولہ بازیافت، شمارہ ۲۸۔ لاہور: جنوری۔ جون ۲۰۱۶ء۔ صفحات کا شمار۔

برقی مآخذ (Online Sources)

متعلقہ ویب سائٹ کا نام، استفادے کی تاریخ اور اگر ممکن ہو تو جس مضمون کا حوالہ دیا گیا ہے، اس کا عنوان اور اس کے مصنف کا نام بھی شامل کیا جائے۔

مصطفی آفریدی، ''بڑے دادا''، ۲۰ ستمبر ۲۰۲۱ء،

https://www.humsub.com.pk/420897/mustafa-afridi-17(۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء)

ندیم احمد انصاری، ''خصوصیات مضامین سرسید''، ۱۶/اکتوبر ۲۰۲۰ء

https://www.baseeratonline.com/122624#google_vignette (۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء)

فہرست مآخذ/کتابیات میں اندراج:

آفریدی، مصطفی۔ ''بڑے دادا''۔ ۲۰ ستمبر ۲۰۲۱ء۔

https://www.humsub.com.pk/420897/mustafa-afridi-17۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء

انصاری، ندیم احمد۔ ''خصوصیات مضامین سرسید''۔ ۱۶/اکتوبر ۲۰۲۰ء۔

https://www.baseeratonline.com/122624#google_vignette ۔ ۲۴ ستمبر ۲۰۲۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مندرجات

-	اداریہ		۰۷
۱۔	حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے کلام میں کلمہ طیبہ کی اہمیت	عصمت اللہ زاہد	۰۹
۲۔	قاضی محمود بحری اور عروس عرفان کی اہمیت	احسان احمد / سُنینا خان	۱۹
۳۔	مرآت دولت عباسی بہاول پور کا ایک نایاب تاریخی ماخذ	عِصمت درانی	۲۵
۴۔	شمالی ہند میں اُردو نثر کے سنگ ہائے میل کربل کتھا سے عجائب القصص تک	تنویر غلام حسین	۴۷
۵۔	نجابت کی وار: پنجاب پر نادر شاہ کا حملہ اور مقامی مزاحمت	حسین احمد خان / سید عدیل اعجاز	۶۹
۶۔	تانیثی ماحولیات-اردو فکشن کے تناظر میں	اورنگ زیب نیازی	۹۵
۷۔	عروض کے تشکیلی مصادر	عبدالشکور شاکر / عارفہ اقبال	۱۱۷
۸۔	وادی نیلم آزاد کشمیر میں اُردو شاعری کی روایت	میر یوسف احمد / خواجہ زاہد عزیز	۱۳۹
۹۔	کشمیری مزاحمتی شاعری کے پچھتر سال	ثمینہ کوثر	۱۵۱
۱۰۔	وادی نیلم آزاد کشمیر کے سیاحتی مقامات	نجمہ ظہور / نصرت نثار	۱۶۳
-	اُردو خلاصے		۱۷۷

اداریہ

اورینٹل کالج میگزین ۲۰۲۲ء کا دوسرا شمارہ (جلد ۹۷، شمارہ ۲، اپریل تا جون) پیشِ خدمت ہے۔ حسبِ معمول شمارہ دس مقالوں پر مشتمل ہے۔

حضرت نوشہ گنج بخشؒ پنجاب کے معروف صوفی بزرگ ہیں۔ انھوں نے اپنی زندگی اسلام کے سچے اور پرامن پیغام کی ترویج واشاعت کے لیے وقف کیے رکھی۔ وہ اپنے معتقدین کو اسلام کی تمام تعلیمات کا درس دیتے تھے مگر انھیں کلمہ طیبہ کے ورد کی بہ طور خاص تلقین کرتے تھے۔ مجلے کا پہلا مقالہ کلامِ نوشہ میں کلمہ طیبہ کے ورد کی اہمیت کے حوالے سے ہے جسے عصمت اللہ زاہد نے لکھا ہے۔ قاضی محمود بحری برصغیر پاک وہند کے ایک صوفی شاعر وادیب تھے۔ صوفی افکار و تعلیمات پر ان کی فارسی تصنیف **عروس عرفان** اہم دستاویز ہے۔ احسان احمد اور سینا خان نے اپنے مشترکہ مقالے میں قاضی محمود بحری کی اسی معروف کتاب کو موضوعِ مقالہ بنایا ہے۔ شمارے کا تیسرا مقالہ سابق ریاست بہاول پور کی تاریخ پر ایک اہم فارسی ماخذ **مرآت دولت عباسی** کے تعارف و تجزیے پر مشتمل ہے اور اسے عصمت درانی نے سپردِ قلم کیا ہے۔ لالہ دولت رائے گہی نے یہ کتاب نواب محمد بہاول خان ثانی کی خواہش پر لکھی تھی۔ فضل علی فضلی کی مرتبہ **کربل کتھا** اور شاہ عالم ثانی کی **عجائب القصص** کو شمالی ہند میں اردو کے سنگ ہاے میل قرار دیا جاتا ہے جنھوں نے اردو ادب کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ مقالہ اردو نثر کا پیچیدگی سے سادگی کا سفر نیز مختلف مراحل سے گزر کر موجودہ حالت کو پہنچنے تک کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ مقالہ تنویر غلام حسین نے قلم بند کیا ہے۔

مقامی راجوں اور مہاراجوں نے ایرانی شہنشاہ نادر شاہ کے اٹھارویں صدی عیسوی میں ہندوستان پر حملے کی شدید مزاحمت کی تھی۔ اس مزاحمت کو پنجابی شاعری کی معروف صنف 'وار' نے بہ طور خاص موضوع بنایا ہے۔ نجابت نے بھی اس حوالے سے ایک وار لکھی تھی۔ حسین احمد خان اور سید عدیل اعجاز کے مشترکہ مقالے میں نجابت کی پنجابی میں لکھی وار کو تفصیل سے زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

تانیثی ماحولیات ماحولیاتی تنقید کا ذیلی شعبہ ہے جو تانیثی تحریکوں کے قائم کیے گئے بنیادی حالات کی روشنی میں انسانی دنیا میں فطرت کے مقام کا مطالعہ کرتی ہے۔ اورنگ زیب نیازی نے اپنے مقالے میں تانیثی ماحولیات کا جائزہ اردو فکشن کے تناظر میں لیا ہے۔ عروض کے تشکیلی مصادر کے حوالے سے عبدالشکور شاکر اور عارفہ اقبال کا بہ اشتراک مقالہ عروض کی تشکیل کے ان بنیادی

عوامل کا مطالعہ پیش کرتا ہے ہیں جو اساسیاتِ عروض کی تفہیم میں معاون ہیں۔انھی عوامل و مصادر کو خلیل بن احمد نے عروض کی تشکیل میں بہ طورِ معیار اختیار کرتے ہوئے ایک مستقل دستور العمل وضع کیااور اسے شاعری کے لیے قابل اطلاق بنایا۔

وادیِ نیلم آزاد کشمیر میں اردو شاعری کی روایت قدیم اور توانا ہے۔میر یوسف اور خواجہ زاہد عزیز نے اپنے مشترکہ مضمون میں وادی کے شاعروں کے شعری نمونوں کی روشنی میں اردو شاعری کی صورت حال کا جائزہ لیا ہے۔کشمیری زبان و ادب کا خصوصی حوالہ مزاحمتی شاعری ہے جس کا آغاز چودھویں صدی عیسوی میں للہ عارفہ سے ہوا۔معاصر شعرا میں سے امین کامل، دینا ناتھ نادم، حسین علی، تنہا انصاری وغیرہ اپنی شاعری میں کشمیر جنت نظیر پر ہندوستان کے غیر قانونی قبضے کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ثمینہ کوثر نے اپنے مقالے میں کشمیری مزاحمتی شاعری کے گزرے پچھتر برسوں کا جائزہ لیا ہے۔وادیِ نیلم آزاد کشمیر کے سدا بہار جنگلات، شفا بخش جڑی بوٹیاں، جنگلات میں گھری برف ڈھکی چوٹیاں، رنگا رنگ پھول، تازہ پانی کے چشمے، گنگناتی بل کھاتی ندیاں اور آب شاریں سیاحوں کے لیے کسی دعوت سے کم نہیں ہیں۔ نجمہ ظہور اور نصرت نثار نے اپنے مشترکہ مقالے میں وادی کے سیاحتی مقامات کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے۔

اورینٹل کالج میگزین کے اس تازہ شمارے کے مندرجات کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے ہم آپ کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں، اور اہل علم و تحقیق کو اس موقر جریدے کے لیے اہم قدیم وجدید موضوعات پر مقالہ نگاری کی درخواست کرتے ہیں۔

ادارہ